تاریخِ اسلامی کے ہیروز

(اسکالر تابعینؒ)

فضائلِ تابعینؒ

خَیْرُ هَذِهِ الأُمَّةِ الْقَرْنُ الَّذِینَ بُعِثْتُ فِیهِمْ ثُمَّ الَّذِینَ یَلُونَ(بخاری، مسلم)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سب سے بہتر میرا زمانہ ہے ، اس کے بعد ان کا جو اس کے قریب ہوں گے (تابعین) اس کے بعد وہ جو اس سے قریب ہوں گے)(تبع تابعین)

(اسکالر تابعینؒ)

وہ شخصیات جنہوں نے بحالتِ ایمان ایک یا ایک سے زائد اصحاب رسول ﷺ ملاقات کی ہو تابعین کہلاتی ہیں

محمد بن مسلم الزہری ؒ
سعید بن جبیر ؒ
عطاء بن ابی رباح ؒ
طاؤس بن کیسان ؒ
مسروق ابن الجدع ؒ
حسن البصری ؒ
ابن جریج ؒ
الضحاک ؒ

سعید بن المسیب ؒ
عروہ ابن زبیر ؒ
مجاہد ابن جبر ؒ
عکرمہ ؒ
علقمہ بن قیس ؒ
قتادہ ؒ
عامر الشعبی ؒ
ابن نافع ؒ

1: سعید بن المسیبؒ

* عہدِ فاروقیؓ ۱۷ ہجری میں پیدا ہوئے ۔ آپ کے والد مسیب اور دادا حزن دونوں فتح مکہ کے دن
مشرف بہ اسلام ہوئے

* زوجہ محترمہ ابوہریرہؓ کی بیٹی تھیں، قریش کے اعلیٰ خاندان اور امراء کی بیٹیوں کے بجائے انھیں ترجیح دی

* ۴۰ سال مسجدِ نبوی میں ہر نماز صف اول میں تکبیر اولیٰ کے ساتھ ادا کی ، خود فرماتے ہیں" ۳۰
سال ایسے بھی گزرے ہیں کہ اذان کے وقت میں مسجد نبویﷺ میں حاضر تھا "

* بکثرت بیت اللہ شریف کی زیارت کیاور ۴۰ سے زائد حج و عمرے ادا کئے

* آپ ؒ کی علیؓ ، عثمان ؒ ، عائشہؓ اور عبداللہبن عمرؓ سے روایت کی ہوئی احادیثؐ بخا ری اور مسلم میں بیان ہوئی ہیں

* ازواج مطہرات کے علاوہ زید بن ثابتؓ ، عبداللہبن عباسؓ ، عبداللہبن عمرؓ اور صہیب رومیؓ جیسے اکابر صحابہ سے علم حاصل کیا

* ساری رات تہجد میں قیام فرماتے ، حدیث کی تعلیم ہمیشہ عاجزیو انکساری کے ساتھ بیٹھ کر دیتے خواہ بیماری کی حالت میں ہوں

* آپ ؒ کے شاگردوں میں الزہری ؒ ، قتادہ ؒ، ابن دینارؒ اور یحیی بن سعید ؒ مشہور ہیں

* عمر بن عبد العزیز ؒ اپنی مدینے کے دور گورنری میں اپنے فیصلوں سے پہلے سعید بن مسیب سے مشورہ کیا کرتے تھے

* ابو ہریرہؓ کے داماد کی حیثیت سے ان کی علمی وعملی صحبت سے خوب سیراب ہوئے

* امام احمد بن حنبلؒ سعید بن مسیبؒ کی مرسلات کو بھی احادیث صحاح کا درجہ دیتے تھے

* امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ سعید بن مسیبؒ کی مرسلات ہمارے نزدیک حسن ہیں

* امام یحیی بن معینؒ آپؒ کی مرسلات کو حسن بصریؒ کی مرسلات پر ترجیح دیتے تھے

* ابوبکرؓ اور عمرؓ کے فیصلوں کے بارے میں اتنا وسیع علم تھا کہ عبداللہ عمرؓ آپ سے دریافت کرتے تھے

* مدینے میں چار عبداللہ کے بعد آپ ہی عالم و فقیہ کہلائے

آزمائش و ابتلاء اور حق گوئی

* عبد اللہ بن زبیرؓ نے جب مکہ میں خلافت کا اعلان کیا تو مدینہ اپنے سپہ سالار جابر بن اسود کو بھیجا، سعید بن مسیب ؒ نے یہ کہکر انکار کیا جب تک تمام امت کا اتفاق نہ ہو یہ بیعت جائز نہیں

* جابر بن اسود نے انکار پر آپؒ کو ۵۰ کوڑے لگائے مگر آپ ٹس سے مس نہ ہوئے

* جابر بن اسود نے پانچویں شادی جب ایک بیوی کی طلاق کی عدت گزرنے سے پہلے کی تو آپؒ نے حق گوئی سے آوازاٹھائی اور جواب میں کوڑے کھائے مگر اپنا فتوی نہ بدلا

* خلیفہ عبد الملک بن مروان مدینے آیا اور ہرکاروں کے ذریعے سعید بن مسیبؒ کو طلب کیا ،

آپؒ نے فرمایا'' نہ امیر المومنین کو مجھ سے کوئی ضرورت ہے نہ مجھے امیر المومنین کی کوئی

ضرورت ہے تو میں ایک فقیر آدمی ہوں اُن کی حاجت کیسے پوری کر سکتا ہوں'' دوبارہ

طلبی پر بھی انکار کیا ۴۰ کوڑے کھائے

* ایک دفعہ خلیفہ نے کہا '' اے ابو محمدؒ میری یہ حالت ہوگئی ہے کہ اگر اچھا کام کرتا ہوں

کوئی خوشی محسوس نہیں کرتا اور اگر کوئی برا کا م کرتا ہوں تو اس کا کوئی رنگ وافسوس

بھی نہیں ہوتا ''سعید بن مسیب نے جواب دیا'' اب تمہارا قلب پوری طرح مر چکا ہے ''

* ولید اور سلیمان دونوں کی خلافت پر بیعت سے انکار پر ۱۰۰ کوڑے کھائے

بیٹی کی شادی

آپ کی بیٹی بہت حسین تھیں، خلیفہ عبد الملک نے اپنے ولی عہد کا رشتہ دیا ، سعید بن مسیب نے انکار کردیا

اور ۴۰ کوڑے کھائے ، پھر اپنی بیٹی کی شادی اپنے ایک غریب ذہین شاگرد وباکردار شاگرد سے کردی

کسی نے وجہ پوچھی تو آپؒ نے جواب دیا '' میری بیٹی میرے پاس امانت ہے میں اس کے حق میں ہمیشہ بہتر

سوچتا ہوں ، اگر میری بیٹی بنو امیہ کے محلات میں جاتی اور وہاں کے مال و متاع، دولت ، آسائش و زیبائش

اور آگے پیچھے خدامات کے ہجوم میں ہوگی تو کون سی طاقت اس کو رات کی تہجد و مناجات، نیم شبی اور دن

کے صوم و صلوۃ پر برقرار رکھ سکے گی ، ان راعنائیں کے بعد اس کے دین کا کیا بنے گا''

آپ ؒ کے چند فتوی

۱: اگر آدمی اپنی بیوی سے ایک دن یا ایک مہنے بات نہ کرنے کی قسم کھا لے تو یہ ایلا ء ہے اور اگر یہی حالت کو چار مہنے گزرجائیں تو طلاق دینی ہوگی لیکن اگر وہ صرف بات نہ کرنے کی قسم کھائے اور تعلق رکھے تو یہ ایلاء نہ ہوگا

۲: بیت الخلاء میں یا جنابت کی حالت میںاللہ کے نام لکھی ہوئی انگوٹھی پہنی جا سکتی ہے

۳: شوہر کو طلاق کے بعد اپنی مطلقہ کے دوران عدت اس کے گھر کا کرایہ دینا ہوگا

۴: روز مرہ استعمال ہونے والے زیورات پر زکوۃ نہیں ہے

۵: بوڑھے اور حاملہ کو اپنے چھوڑے ہوئے روزوں کے بدلے میں مسکین کو کھانا کھلانا ہوگا

۶: احرام کی حالت میں نکاح نہیں ہوسکتا

۷: قرآن پڑھانے کا معاوضہ لیا جاسکتا ہے

2 : محمد بن مسلم الزہری ؒ

* زہری یا ابن شہاب کے نام سے مشہور ہیں

* معاویہؓ کے دور خلافت میں پیدا ہوئے اور ان کے بعد دس خلفاء کا دور دیکھا

* سعید بن مسیب کی شاگردی میں آٹھ سال گزارے، علم کے حصول کے لیئے شام، مصر اور حجاز کے کئی سفر کئے

* ۸۰ دن میں قرآن حفظ کیا، حافظہ نہایت قوی تھا ایک مرتبہ جو بات سن لیتے ہمیشہ کے لیئے نہ بھولتے

* علماء کی محفلوں میں کاغذ قلم ہمیشہ ساتھ رکھتے ، جب کوئی حدیث حفظ کرتے تو اپنی خادمہ کو اٹھا کر سناتے یا بدوین کو سکھاتے

* سعید بن مسیب کے علاوہ آپؒ کے اساتذہ میں سہل ابن سعدؓ ، انس بن مالکؓ ، علی بن حسینؒ ،
عروہ بن زبیرؒ شامل تھے

* امام نافعؒ جو عبد اللہ بن عمرؓ کے خصوصی شاگرد تھے ابن شہاب زہری سے قرآن کا دورہ کیا کرتے تھے

* باطل گمراہ فرقوں خوارج، روافض، شیعہ، عشریہ،جبریہ کے پر فتن ماحول میں خلیفہ عمر بن عبد
العزیزؒ نے امام ابن شہاب زہریؒ کو تدوین حدیث کی خصوصی ھدایات دیں

* امام ابن شہاب زہریؒ ملت اسلامیہ کے پہلے ” واضع حدیث “کہلائے جاتے ہیں

* امام شافعیؒ فرماتے ہیں" اگر زہریؒ نہ ہوتے تو مدینہ کے سُنن ضائع ہو جاتے، وہ بالاتفاق اپنے دور کے سب سے بڑے عالم تھے"

* خلیفہ عمر بن عبدالعزیزؒ فرمایا کرتے " ابن شہاب زہریؒ سے زیادہ سنن کا جاننے والا کوئی نہیں رہا"

* امام عمرو بن دینارؒ فرماتے ہیں" میں نے زہری سے زیادہ کسی محدث کی روایات کو اصحُّ الاسناد نہیں پایا"

* آپؒ کے شاگردوں میں عطاء بن ابی رباحؒ ، عمر بن عبدالعزیزؒ ،عمرو بن دینارؒ ، امام ابن جریجؒ ، امام اوزاعی، محمد بن اسحاقؒ مشہور ہیں

* تاریخ اسلام میں امام زہریؒ پہلے عالم ہیں جنھوں نے مغازی و سیرت پر مستقل کتا ب لکھی

* امام ابن شہاب زہری نے احادیث رسولؐ کی تدوین کے علاوہ سنن صحابہؓ کو بھی جمع کیا ، وہ فرمایا کرتے " احادیث رسولؐ کو نقل کرنے والے جیسے صحابہ کرامؓ ہیں ایسے ہی ان کے معانی و مفہومات کو جاننے والے بھی یہی حضرات ہیں، ان صحابہؓ نے کلام رسولؐ کو جیسا سنا اور سمجھا وہی مراد اور منشاء نبویؐ تھا، صحابہ کرامؓ کے اقوال و اعمال ، عادات و اطوار منشاء نبوی سے بہت حد تک ہم آہنگ رہے ہیں"

* امام مالکؒ فرماتے ہیں ” سب سے پہلے علم کی تدوین کرنے والے ابن شہابؒ ہیں “

* ایک دفعہ خلیفہ ہشام بن عبد الملک کی درخواست پر ۴۰۰ احادیث قلمبند کرادیں ، مجموعہ کہیں گم ہو گیا ، دوبارہ لکھوایا ۔ کھویا ہوا مجموعہ دوبارہ مل گیا دونوں کا تقابل کیا گیا تو ایک لفظ کا بھی فرق نہ پایا

* عمر بن عبد العزیز ان کے بارے میں فرماتے ہیں ” زہری دوسروں سے جو روایت کریں وہ مضبوطی سے تھام لو مگر جو وہ اپنی رائے سے بتائیں اسے پھینک دو“

* امام شافعیؒ اور امام یحی قتانی کے نزدیک امام زہری کی مرسل احادیث قابل قبول نہ تھیں

* آپ حدیث کے الفاظ کی ترتیب کے بجائے ان کے معنی کی سا لمیت پر دھیان دیتے جس پر بعد میں آنے والے محدثین نے سخت گرفت کی

آپ ؒ کے چند فتوی

* تالاب میں مردہ جانور سے اگر پانی کا رنگ اور بو نہ بدلے تو وہ طیب ہے

* وضو وزن ہو گا، اس لئے اسے تولیہ سے سکھانا نا پسندیدہ ہے

* اسلامی حکومت میں مسلم اور غیر مسلم دونوں کا خون بہا برابر ہوگا

* اگر انسان اللہ کی حرا م قراردیئے گئے کام کے کرنے کی قسم کھاتا ہے تو اسے اپنی قسم پوری کرنے کے لیئے اب کوئی نیک کام کرنا ہوگا

حاکموں کے ساتھ تعلقات

* امام زہری کے تعلقات بنو امیہ کے حکمرانوں کے ساتھ خوشگوار رہے تاہم انہوں نے ان کے رویوں اور نقطہ نظر پر تنقید سے کبھی ہچکچاہٹ نہیں کی

* ایک دفعہ ولید بن عبد الملک نے سورۃ نور کی آیت ۱۱ کو علیؓ سے وابستہ کیا تو آپؒ نے فوراً اصلاح کی کہ یہ آیت عبد اللہ بن ابیّ سے متعلق ہے، ولید نے آپ کا گھر اور باغ جلوا دیا

* آپؒ امراء کے تحائف قبول کر لیتے مگر یہ صرف قر ض ادا کرنے کے لیئے ہوتا، طلباء اور مہمانوں پر بے دریغ خرچ کرتے اور بار بار مقروض ہو جاتے

3 : عروہ ابن زبیرؒ

* اسماء بنت ابی بکرؓ اور زبیر بن عوامؓ کے بیٹے، عبداللہبن زبیرؓ کے بھائی

* زمانہ کم عمری میں اپنے دونوں بھائیوں (عبداللہبن زبیرؓ، مصعب بن زبیرؓ) اور عبد المالک بن مروان کے ساتھ حرم میں دعا کی ، سب نے امارت کی خواہش کی اورپ نے عالم با عمل ہونے کی

* خود کو حدیث و فقہ کی تعلیم کے حصول کے لیئے وقف کردیا ، عائشہؓ سے روایت کردہ احادیث کے خزانے کے سب سے بڑے عالم و حافظ تھے

* روزانہ دن میں ۱ /۴ قرآن مصحف سے تلاوت کرتے اور پھر اسی حصہ کو رات قیام میں تلاوت کرتے، یہ عمل آغاز جوانی ۱۴ سال سے وفات تک ۷۱ سال کی عمر تک جاری رہا سوائے جب شدید بیمارتھے

* آپ نے عائشہؓ کے علاوہ علیؓ ، عبد الرحمان بن عوفؓ، اسامہ بن زیدؓ ، سعید بن زیدؓ ، ابو ہریرہؓ ، عبد اللہ بن عباسؓ،زید بن ثابتؓ اور ابو ایوب انصاریؓ جیسے اکابر صحابہ سے بھی قرآن و حدیث و فقہ کاعلم حاصل کیا

* مدینہ کے ان سات فقہ میں شامل کئے جاتے تھے جن سے لوگ دینی معاملات کی تفہیم کے لیئے جاتے اور جن سے حکمران رعایا کے معاملات کے حل کے لیئے مشورے کرتے، عمر بن عبد العزیزؒ اپنے دور خلافت میں مسلسل آپؒ کو شریک مشورہ رکھتے

* سیرت رسولؐ اور مغازی پر ابتدائی تحریریں آپؒ ہی نے کی جسے بعد میں آنے والے سیرت نگاروں نے استعمال کیا

* خلیفہ عبد المالک بن مروان کی دعوت پر اپنے بیٹے کے ہمراہ دمشق کا سفر کیا ، کہ عمر بیٹا ناگہانی موت کا شکار ہوا اور خود بھی اتنے بیمار ہوئے کہ ٹانگ کاٹنی پڑ ی جس کے دوان تکلیف کو کم کرنے کیلیئے شراب پینے سے انکار کردیا

4 : سعید بن جبیرؒ

* حبشی نسل، عبد اللہبن عباسؓ کے سب سے لائق اور قریبی شاگرد ،ان سے قرآن، تفسیر، اصول تفسیر، حدیث، اصول حدیث، فقہ، اصول فقہ اور لغت کا علم حاصل کیا

* ا س کے علاوہ ام لمومنین عائشہؓ ، عبداللہبن عمرؓ ، عبد اللہبن زبیرؓ ، سعید خدریؓ، ابو موسی اشعریؓ، ابو ہریرہؓ اور انس بن مالکؓ سے بھی مستفید ہوئے

* تکمیل علم کے بعد کوفہ میں رہائش اختیار کی اور اہل کوفہ کے امام و معلم بن گئے

* امام زین العابدینؒ اور امام علی بن حسینؒ کے ساتھیوں میں سے تھے

* مختلف قرات سے تراویح کی امامت کرتے اور ان مختلف قراتوں پر تفسیر کے لیئے مشہور تھے

* امام بخاریل، مسلم، ترمذی، نسائی، ابو داود، ابن ماجہ، امام احمد بن حنبلؒ اور امام مالک بن انسؒ نے آپ سے احادیث روایت کیں ہیں۔ بخاری میں آپ سے ۱۴۷ اور مسلم میں۷۸مروی ہیں

* ابن ابی مغیرہ کہتے ہیں کہ جب اہل کوفہ ابن عباسؓ کے پاس فتوی کے لیئے جاتے تو وہ ان کو جواب دیتے ”کیا سعید ابن جبیرؒ تمہارے درمیان موجود نہیں ہے؟“

* امام احمد بن حنبلؒ ان کے بارے میں فرماتے ہیں”سیدناسعید بن جبیرؒ اس وقت شہید کردئیے گئے جبکہ روئے زمین پر ہر کوئی ان کے علم کا محتاج تھا“

* حجاج بن یوسف کے ہاتھوں جام شہادت نوش فرمائی(شہادت سے قبل حجاج کا بہادری سے مقابلہ کیا، دونوں کی آپس کی گفتگو تایخ کی کتابوں کا لا زوال حصہ بن گئی)

5 : مجاہد ابن جبرؒ

* مکہ میں عمرؓ کے دور خلافت میں پیدا ہوئے، سائبؓ کے آزاد غلام

* عبداللہ بن عباسؓ کے خاص شاگرد، سعد بن ابی وقاصؓ، عبد اللہبن عمرؓ ، ابو سعید خدریؓ، عبداللہبن عمرو بن العاصؓ، ابو ہریرہؓ ، ام المومنین عائشہؓ ، ام المومنینجویریہؓ ، ام المومنین ام سلمہؓ اور ام ہانیؓ سے روایت کیا

* آپؒ سے قرآن کی دو قرات روایت کی گئی ہیں، ایک ابن کثیر(مکی قرات) اور دوسری ابو عامر(بصری قرات)

* عبداللہ بن عباسؓ کے ساتھ قرآن کا تیس دفعہ دورہ کیا اور تین دفعہ ہر آیت پر رک کر اس کے معنی پوچھے

* امام نووی کہتے ہیں" اگر مجاہدؒ کی تفسیر تمہارے سامنے ہو تو وہ تمہارے لیئے کافی ہے"

* ابن تیمیہؒ کہتے ہیں " اما شافعیؒ اور امام بخاریؒ مجاہدؒ کی تفسیر پر بھروسہ کرتے تھے"

* مجاہدؒ بعد میں آنے والے مفسرین قرآن کے لیئے بنیادی منبع تھے۔ ابن جریر طبری کی ۱۴ جلدی تفسیر میں مجاہدؒ سے ۷۰۰ سے زائد اقتباسات درج ہیں

5 : عطاء بن ابی رباحؒ

* مکہ کی ایک معزز خاتون کے یمنی حبشی غلام تھے

* اپنے دن رات کے اوقات کو تین حصوں میں تقسیم کرلیا تھا، ایک حصہ اپنی آقا کی خدمت و فرمانبرداری کے لئے، دوسرا حصہ اپنے خالق و مالک کی عبادت کے لئے تیسرا حصہ تحصیل علم کے لئے

* مالکہ نے اپنے غلام کی علمی تڑپ دیکھکر اسے آزاد کردیا، آزادی کے بعد تمام وقت حصول علم کے لیئے لگا دیا اور اپنا مسکن و مدرسہ بیت اللہ شریف کو بنا لیا۔ مورخین لکھتے ہیں کامل ۲۰ سال مسجد الحرام کی چٹائی عطاء بن ابی رباحؒ کا فرش رہی

* ابوہریرہؓ، عبد اللہ بن عباسؓ ، عبداللہ بن زبیرؓ، عبداللہ بن عمرؓ سے خصوصی علم و فہم اور احادیث رسولؐ کا ذخیرہ حاصل کیا

* عبداللہبن عمرؓ ، عبد اللہبن عباسؓ نے مکہ مکرمہ کے رہنے والوں سے فرمایا ’’تم میں شیخ عطاء بن ابی رباحؒ موجود ہیں اُن کی موجودگی میں تمہیں اور کسی سے فتوی لینے کی ضرورت نہیں‘‘

* دورانِ حج حرم شریف کا عملہ یہ ندا لگاتا تھا’’ لوگو یہاں صرف شیخ عطاء بن ابی رباحؒ کا فتوی جاری ہے کوئی دوسرا اس کا حق نہیں رکھتا کہ وہ احکام حج بیان کرے خبردار! خبردار!‘‘

* فضول کاموں اور بے کار باتوں میں وقت صرف نہ کرتے، انھوں نے اپنے اوقات کو اپنا قیدی بنا لیا تھا

* خلیفہ سلیمان بن عبد الملک عمرے کے لیئے آیا تو آپؒ سے ملاقات کی اور دعا کے لئے درخواست کی پھربعد میں اپنے دونوں بیٹوں سے ان کا تعارف کرا یا تو یوں نصیحت کی

”بچو! یہ شیخ عطاء بن ابی رباحؒ ہیں، اس وقت امت کے سب سے بڑے عالم، سیدنا عبد اللهبن عباسؓ کے خصوصی شاگرد اور اُن کے علوم کے وارث۔ مسجد الحرام کے مفتی وامام ، روئے زمین پر اس وقت ان سے بڑا کوئی عالم نہیں۔ بچو! علم حاصل کرو ،علم ہی ایک معمولی انسان کو عزت والا بنا دیتا ہے غلام و بے قدر آدمی کو بادشاہوں کے درجے سے بلند کر دیتا ہے، اُس کا تذکرہ مرنے کے بعد بھی قائم رہتا ہیلوگ اس کی تقلید میں اپنی آخرت درست کر لیتے ہیں اُس کو دنیا بھر کے انسانوں سے دعائیں ملا کرتی ہیں وہ جیسا دنیا میں با عزت ہوتا ہے آخرت میں بھی اسکو سرفرازی نصیب رہتی ہے“

* سادہ زندگی گزاری، خلفاء بنو امیہ تحائف بھیجتے وہ تمام غرباء اور طلبہ میں تقسیم ہوجاتے۔ دربار میں آنے کی دعوت رد کردتے اور فرماتے امراء سے میل جول رکھنا دین کو خراب کردیتا ہے الّا یہ کہ امیر فکر آخرت رکھتا ہو اور ملاقات سے اسلام اور مسلمانوں کو نفع ہو

* اس مقصد کے لیئے ایک مرتبہ خلیفہ وقت ہشام بن عبد الملک سے ملاقات کے لئے دمشق تن تنہا گئے ، سلام و مصافحہ کے بعد اس سے بغیر کسی تمہید و عنوان مکہ و مدینہ کے شہریوں ، اسلامی سرحدوں پر مامور فوجیوں، کے لیئے وظائف اور غیر مسلم رعایا کے لئے ٹیکس میں تخفیف کی درخواست کی ، پھر خلیفہ کو فکرِ آخرت کی نصیحت ان الفاظ میں کی کہ وہ رونے لگا ۔ واپسی میں تحائف دئے گئے تو واپس کردئے کہ میرا اجر رب العالمین کے پاس ہے۔(یہ ملاقات اور گفتگو تاریخ کے اوراق کا حصہ بن گئیں)

فضل و کمال

علامہ ابن حجرؒ لکھتے ہیں" شیخ عطاء بن ابی رباح علم و فقہ میں حجت و دلیل کی حیثیت رکھتے تھے، اسلام و ایمان کے کبیر الشان رُکن تھے"

علامہ نووی لکھتے ہیں" وہ مکہ مکرمہ کے مفتی عام اور ائمہ کبار ہیں اُن کا شمار بہت بلند وبالا تھا، بڑے بڑے ائمہ ان کے علمی و عملی کمالات کے معترف تھے"

امام احمد بن حنبلؒ فرماتے ہیں" اللہ تعالی علم کا خزانہ اُسی شخص کو دیتے ہیں جس کو محبوب رکھتے ہیں، شیخ عطاء بن ابی رباح ان میں ایک ہیں"

امام اوزاعی کہتے ہیں" شیخ عطا ء بن ابی رباح نے جس وقت انتقال کیا اُس وقت عام لوگوں کی زبان پر یہ کلمہ تھا شیخ عطاء بن ابی رباح روئے زمین کا پسندیدہ آدمی ہیں"

درسِ حدیث

* شیخ عطا ء بن ابی رباحؒ ہر روز قرآن کریم کا درس دیتے، حدیث بیان کرنے میں اتنے محتاط تھے کہ اس کی نظیر ملنی مشکل ہے

* حدیثِ رسولؐ کا اتنا احترام تھا کہ درسِ حدیث کے درمیان کسی کا بات چیت کرنا سخت ناگوار ہوا کرتا تھا،ایسے لوگوں کو جو درس میں باتیں شروع کردیں مجلس سے باہر کردتے

* ان کے شاگردوں میں امام ابو حنیفہؒ ، امام اوزاعیؒ ، امام زہریؒ ، امام مجاہدؒ ، امام ابن جریجؒ ، امام ابو اسحاقؒ اور امام اعمشؒ جیسے اکابرین علم و فضل شامل تھے

* امام باقرؒ لوگوں کو ہدایت کرتے "شیخ عطاء بن ابی رباحؒ سے حدیث لیا کرو"

* امام ابو حنیفہؒ فرماتے "میں نے عطاء بن ابی رباحؒ سے افضل کسی کو نہیں دیکھا"

* آپؒ سے روایت احادیث تمام صحیح احادیث کی کتابوں میں موجود ہیں

6:   عکرمہ مولی ابن عباسؒ

* ابن عباسؓ کے آزاد کردہ غلام

* ان کے اپنے الفاظ میں " میں نے ۴۰ سال دین کے علم کو سیکھنے میں گزارے"

* بخاری، مسلم، ابو داود اور نسائی میں ان سے روایت کی ہوئی احادیثموجود ہیں

* آپؒ نے جابر بن عبداللہؓ، حسن بن علیؓ ، عبداللہبن عمرؓ ، ابو سعید خدریؓ ، ابو ہریرہؓ ، عائشہؓ اور اُمِّ امارہؓ سے احادیث روایت کی ہیں

7 : طاؤس بن کیسانؒ

* یمن میں مقیم فارسی، وہ تابعی جنہوں نے ۵۰ صحابہؓ سے ملاقا ت کی اور علم و فیض سے سیراب ہوئے

* نام ذکوان بن کیسان تھا ، طاوس کا لقب ملا۔ فقہا کی زینت " طاوس الفقہا" اور ان کے پیشوا ہیں

* عبد اللہ بن عباسؓ کے خاص شاگردوں میں شمار ہوتا ہے اس کے علاوہ عبداللہبن مسعودؓ سے بھی استفادہ کیا

* ۴۰ سے زیادہ حج ادا کئے ، امام زین العابدین کی چند مناجات مقبول ان سے روایت ہیں

* بخاری میں ۸۵، مسلم میں ۷۸ احادیث آپ سے روایت کی گئیں ہیں اس کے علاوہ ترمذی، نسائی، ابو داود

، ابن ماجہ اور امام احمد بن حنبل نے بھی آپؒ سے روایت کیا ہے

* آپ عمر بن عبد العزیز کے سب سے خاص استاد تھے

* حجاج بن یوسف کے بھائی محد بن یوسف ثقیفی حاکم یمن کو متعدد دفعہ نصیحت کی اور عتاب کا شکار ہوئے

* خلیفہ ہشام بن عبد الملک، ابو جعفر منصور کو بھی بے خوفی و بے طمع نصیحت کی اور فریضہ نہی عن

المنکر بہ خوبی انجام دیا

8: علقمہ بن قیسؒ

* رسول ؐ کی زندگی میں پیدا ہوئے اور خلفائے راشدین کا دور خلافت دیکھا

* آپ نے عمرؓ، علیؓ ، عثمانؓ ، سعد ابن ابی وقاصؓ ، سلمان فارسیؓ، ابو ایوب انصاریؓ، حذیفہ بن یمانؓ سے احادیث روایت کیں

* عبداللہبن مسعودؓ کے خاص شاگرد، قرآن، حدیث اور فقہ کی تعلیم عبداللہبن مسعودؓ سے لی

* اخلاق و عادات و اطوار میں عبداللہبن مسعودؓ سے مماثل تھے(جسیے عبداللہبن مسعودؓکورسول ؐ سے نسبت تھی)

* تلاوت قرآن چھ دن میں مکمل کرتے، ایک دفعہ پوری رات طواف کرتے رہے

* آپؒ کا حافظہ غیر معمولی تھا۔ ایک دفعہ جو بھی سنتے نہ بھولتے۔ عبداللہ‌بن مسعودؓ سے جو سنا حفظ کرلیا

* فقہ میں آپؒ نے ''مجتہد''کا درجہ حاصل کیا ۔ اصحاب رسولؐ میں سے بھی چند آپ سے احادیث سیکھنے آتے

* معاویہؓ کے ساتھ اس پہلی سمندر پار جہادی مہم قسطنطنیہمیں حصہ لیا جس کے متعلق رسول اللہؐ کی مغفرت کی بشارت تھی

امام ابو حنیفہ فرماتے ہیں " علقمہ حدیث اور فقہ میں چند اصحاب رسولؐ سے زیادہ بہ درجہ غائت ہیں"

9 : مسروق ابن الجدعؒ

* عبداللہ بن مسعودؓ کے مشہور شاگردوں میں سے ایک تھے

* علیؓ کے ساتھ خوارج سے جنگ میں حصہ لیا

* آپؒ نے حذیفہ بن یمانؓ ، خالد بن ولیدؓ ، سعد بن ابی وقاصؓ، عمر بن الخطابؓ، ابو بکرؓ ، ابو درداءؓ ،ابو موسی اشعریؓ،خباب بن ارتؓ اور عائشہؓ سے احادیث روایت کیں ہیں

* آپؒ امام ابو حنیفہؒ کے استادوں میں سے ایک تھے

10 : قتادہؒ

* عبداللہ بن مسعودؓ کے مشہور شاگردوں میں سے ایک تھے اس کے علاوہ سعید بن مسیبؒ ، ابن سیرین ،
نافع ابن مولیٰؒ اور عبد اللہ عمرؓ سے بھی فیضیاب ہوئے

* آپ سے صحاح ستہ کی تمام کتابوں میں احادیث روایت ہوئی ہیں

* آپ نابینا تھے، عربی لغت اور شاعری کے ماہر گردانے جاتے تھے

11 : حسن البصریؒ

* ام المومنین ام سلمہ کی لونڈی خیرہ اور زید بن ثابتؓ کے غلام یسار کے بیٹے تھے ، نام ام المومنین نے ہی رکھا اور ان کی گود میں پرورش پائی اور ان کا دودھ پیا

* آپ سید التا بعین کے لقب سے یاد کئے گئے ، ۱۲۰ سے زیادہ اصحاب رسول ﷺ سے ملاقات کا شرف ملا

* عبداللہ بن مسعودؓ اور ابی بن کعبؓ کے شاگردوں میں سے ایک تھے

* خلیفہ عمر بن عبد العزیز کے خاص دوستوں میں شمار کئے جا تے تھے

* نہی عن المنکر کے فریضہ میں کبھی کوتاہی نہ کی حجاج بن یوسف اور خلفائے بنو امیہ پر بلا خوف و خطر تنقید کی

* آپؒ کے اقوال زریں زبانِ زو عام ہیں

12 : عامر الشعبیؒ

* خلافت فارقیؓ میں کوفہ میں ولادت ہوئی، تقریباً ۵۰۰ سے زائد اصحاب رسول ﷺ سے ملاقات کا شرف نصیب ہوا اور ۴۸ اصحاب سے احادیث روایت کیں

* امام ابو حنیفہؒ کے سب سے استاد تھے انہی کی ترغیب کے بعد امام ابو حنیفہ نے علمی سفر کا آغاز کیا

* غیر معمولی حافظہ تھا، جو بھی سنتے من وعن نقل کردیتے اور اسے دہرانا نہ پڑتا

* ابن عمرؓ ایک دفعہ ان کے درسِ مغازی میں شریک ہوئے، اختتام پر فرمایا" جو واقعات شعبی بیان کررہے ہیں میں ان سے واقف ہوں،چند کو میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا اور کانوں سے سنا مگر اس کے باوجود شعبی کی معلومات مجھ سے زیادہ بہتر ہیں "

13 : ابن جریجؒ

عطا ء بن ابی رباحؒ کے شاگرد ۔ آپ سے کئی اسرائیلیات روایت ہیں

14: ابن نافعؒ

ابن عمرؓ کے خاص شاگرد، صحاح ستہ کی تمام کتابوں میں آپ سے روایات احادیث ہیں(بخاری کی مشہور صحیح سند مالک سے نافع سے ابن عمرؓ)

15: ابن سیریںؒ

* انس بن مالکؓ کے آزاد کردہ غلام اور ابوبکرؓ کی باندی سیدہ صفیہ کے بیٹے تھے جن کے نکاح میں بدری صحابہ نے شرکت کی

* زید بن ثابتؓ، انس بن مالکؓ، ابن عمرؓ، ابن عباسؓ، ابن زبیر، ابو ہریرۃؓ کے دروس سے مستفید ہوئے

16: الضحک

* حجاج بن یوسف کے دورِ گورنری میں یہ تفسیری اسکالر کوفہ سے خراسان منتقل ہوگیا

* بلخ کے قریب آپ نے اسکول کی بنیاد ڈالی جس میں تقریباً ۳۰۰۰ بچے مفت تعلیم حاصل کرتے